بُری نظر

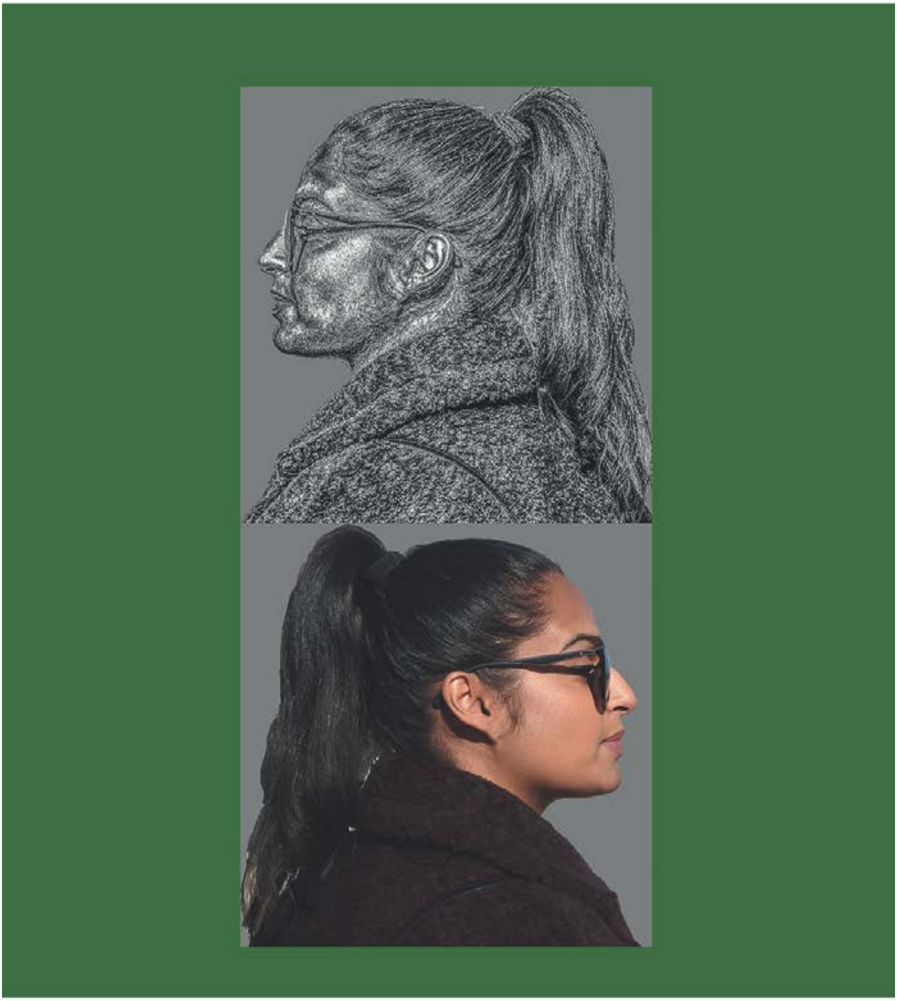

سائیں سُچّا

بُری نظر

سائیں سُچّا

افسانے

ودیا کتاباں

Vudya **K**itaban **F**örlag
Box 6099
192 06 Sollentuna
vudya@vudya.se

© Sain Sucha 2019
E-book formating **Vudya Kitaban, Sollentuna**
ISBN: 9789186620479

9 789186 620479

فہرست

چوتھا زیرک	6
دُور اندیش	23
فوٹوفِنش	26
دِل فریبی	34
بُری نظر	56
تسبیح	64
آخری دھمکی	79
انگوٹھی	82
چھٹی حِس	91
بے گناہ	104

اُن دوستوں کے نام

جو جیون گاڑی

پر میرے ہم سفر رہے

اور جنہوں نے اس مسافرت کو

تمام نشیب و فراز کے باوجود

اتنا پُر نشاط اور یادگار بنایا

وہ

جو راستے میں اپنی منزل پر اُتر گئے

میرا شکرانہ، انمول یادوں کے لئے

وہ

جو ابھی ہم سفر ہیں

میرا تشکّر، اُن کی قربت کے لئے

وہ

جو ابھی شِرکت کرنے والے ہیں

خوش آمدید، آؤ سفر کا مزا لیں

چوتھا زیرک

وہ تینوں اولیریز ؔسے نکلے اور سیدھے میری گاڑی کی طرف آئے۔ ایک تو آگے والی جگہ پر آجما اور دوسرے دو پچھلی طرف غائب ہو گئے۔

"اُس ستارے کا تعاقب کرو!" پیلی قبا والے نے کہا۔

"کونسا ستارا؟" میرا سوال تھا۔

"وہ ٹمٹماتا ہُوا، شمال کی جانب جانے والا۔"

"وہ کوئی ستارا نہیں، بلکہ آرلانڈ ؔ ہوائی اڈے کی طرف جاتا ہُوا جہاز ہے۔" میرا جواب تھا۔

"کوئی فرق نہیں پڑتا، تم اُس کے پیچھے چلو!" اس مرتبہ داڑھی والے نے کہا۔

میں نے ٹیکسی جگائی، میٹر چلایا اور آرلانڈ ؔ والی سڑک پکڑلی۔

" آرلانڈا ؔکتنی دور ہے؟"

"تقریباً چالیس کلو میٹر۔"

پھر سناٹا چھا گیا۔

مجھے لگا کہ انہیں اپنی منزل کا کچھ صحیح علم نہیں تھا، چنانچہ اُن سے پوچھا، "کس کا پیچھا کر رہے ہو؟"

"ایک یقین کا، اس امید پر کہ وہ حقیقت بن جائے گا،" قباوالے نے جواب دیا، اور کہا، "میرا نام زیرِک-گٓ ہے۔"

"آپ سے مِل کر خوشی ہُوئی،" میں نے کہا۔

"تمہارے ساتھ زیرِک-مٓ بیٹھا ہُوا ہے، اور پیچھے زیرِک-بٓ ہے۔" یہ کہہ کر زیرِک-گٓ نے تعارف مکمل کیا۔

"تم دیکھنے میں تو بھائی نہیں لگتے، نہ ہی کوئی رشتہ دار۔" میں اپنے تجسس کو روک نہ پایا۔

"لیکن ہم بالکل بھائی ہیں—اگر خون کے ناطے سے نہیں، تو اپنے اعمال سے۔" زیرِک-مٓ نے جواب دیا۔

"اور وہ کون سے اعمال ہیں؟ اولیریز ٓمیں گھُونٹ لگا کر جعلی سیاروں کا تعاقب کرنا؟" کاش کہ میں اپنی زبان کو لگام لگا سکتا، مگر ایسے لوگ جو میری ٹیکسی میں گھُس کر کہیں "اُس کا تعاقب کرو" میرے پسندیدہ اشخاص میں سے نہیں تھے۔ یہ ستا کھولم تھا، کوئی نیو یارک تو نہیں!

"کیا کہوں، ہم وہاں موجود ہونا چاہتے ہیں جب اُس کی آمد ہو۔" داڑھی والے سیانے نے جواب دیا۔

"وہ کون؟"

"جس کا ہم سب کو انتظار ہے۔" زیرِک-تم نے گرمجوشی سے کہا۔

"مجھے تو کسی کا انتظار نہیں ہے، سوائے اُن لوگوں کے جو میری گاڑی میں آکر، منزل پر پہنچنے پر اپنا بِل ادا کریں اور پھر چُپ چاپ چلے جائیں،" میں نے اپنا روَیہّ بیان کیا۔

"نہیں، نہیں، نہیں–ہمیں کسی عام فرد کا انتظار نہیں۔ ہمیں اُس کی تلاش ہے جو اس دنیا سے سب بدی ختم کرنے کے بعد ہمیں ہمارے گھر لے جائے گا۔"

"بدی ودی تو میں جانتا نہیں، لیکن تمہیں تمہارے گھر پہنچانا کوئی مشکل کام نہیں۔ یہی تو میرا پیشہ ہے۔۔۔ ویسے تمہارا گھر ہے کہاں؟"

زیرِک-تم نے سامنے والی سیٹ سے پیچھے دونوں کی جانب طرف دیکھا، پھر میری طرف اور بولا، "میاں، تم ایک ٹیکسی بان ضرور ہو گے، مگر میں جتنے بھی افراد کو اب تک مِلا ہوں تم سب سے زیادہ گُم لگتے ہو۔ کیا تم نے اُن عظیم ہستیوں کے متعلق نہیں سُنا جنھوں نے اپنے سے بھی بڑی اُس ہستی کا ذکر کیا تھا جو ہم سے کئے ہوئے سب وعدے پورے کرے گا۔"

"جتنے بھی عظیم لوگوں کو میں جانتا ہوں، اُن میں سے جنہوں نے کسی اور آنے والے کا ذکر کیا تھا، خود وہ لوگ تھے جنہوں نے اپنے وقت میں ہر چیز بِگاڑ کر پناہ ڈھونڈی تھی ایک ایسے فرد کے پیچھے جو آکر وہ سب کام کرے گا جو اُنہیں خود کرنے چاہیئے تھے۔" میں نے تبصرہ کیا اور پھر پوچھا، "یہ تو بتاؤ کہ اس ب، گ اور م کا تمہارے ناموں میں کیا مطلب ہے؟"

"تم یہ معلوم نہیں کرنا چاہتے!"

"کیوں نہیں؟"

"انہیں بولنے کے بعد تمہُیں اپنی زبان پر استری کرنی پڑے گی! "

میں نے اُس بیانیہ پر غور کیا اور پھر اُس سوال کو اپنی فہرست سے ہٹانے کے بعد سفر جاری رکھا۔

ہم نے ابھی چیستہ پار کر کے سولینتونا کا رخ کیا تھا جب میرے پیچھے بیٹھے زیِرک۔ بَ نے میکڈولنڈ کا نام پڑھا اور مجھے اُس کی طرف جانے کو کہا۔

"بڑے لوگ کبھی جلدی میں نہیں ہوتے، اس لئے ہمیں بھی کسی جلدی کی ضرورت نہیں۔ ممکن ہے کہ پیٹ میں تھوڑا سا بھوجَن ہمارے ذہن کو بہتر سوچ کی طرف لے جائے۔" اُس نے اپنا خیال ظاہر کیا۔

دوسرے دو بھی اُس سے مُتّفق لگ رہے تھے۔ ٹیکسی کو کھڑا کرتے وقت میں نے اُنہیں بتایا"اس دوران جب تم اپنے ذہن و پیٹ کی دیکھ بھال کروگے یہ میٹر چلتا رہے گا۔"

"کوئی مسئلہ ہی نہیں، امید ہے کہ تم ماسٹر کارڈ قبول کرتے ہوگے؟"

"تمہارا مطلب ہے وہ ماسٹر کارڈ جو ایک بینک نے جاری کیا ہو؟" میں کوئی خطرہ مول نہیں لینا چاہتا تھا۔ ایسے لوگ جن کے مہربان ماضیِ قدیم یا غیر مُتعَیّن مستقبل میں رہتے ہوں مجھ پر ہمیشہ کپکپاہٹ طاری کرتے تھے۔

"بالکل، میاں بالکل۔" افریقی بالوں والے نے مجھے یقین دلایا، اور کہا، "کیا تمہیں بھی اپنے کو چالو رکھنے کے لئے کچھ چاہیئے؟"

"ایک میکفیسٹ اور کافی کا گلاس خوب رہے گا۔" مجھے زیرِک-گ پسند آنے لگا تھا۔

"تم بھی اندر آ کر ہمارے ساتھ کیوں نہیں بیٹھتے؟" اُس نے پوچھا۔

"میرا میٹر چلتا رہے گا! "

"بالکل۔"

ہمیں آکالا والے ریستوران کے ایک کونے میں جگہ مِل گئی۔

زیرِک-گ۳ اور ب۲ خوراک خریدنے چلے گئے، اور میں زیرِک-م کے قریب بیٹھ گیا۔

"بہت پہلے کی بات ہے، جب میں نے تین زیرِکوں کا نام سُنا تھا تو اُن کا تعلق دو ہزار سال قبل کے ساتھ ملتا تھا۔" میں نے بہت احتیاط سے زیرِک-م۳ کو دوستانہ لہجے میں کُریدا۔

"بالکل درست، ہم وہی تو ہیں! " اُس نے بااعتماد انداز میں جواب دیا۔

"زیرِک سال 0001 سے؟"

"جی! کیا تم نے شعوری کلوننِگ کا ذکر کبھی نہیں سُنا؟"

"تمہارا مطلب ہے ایک قسم کا شعوری قلمیہ جس میں ایک فرد کے خیالات اُس ہی سطح پر رکھے جاتے ہیں جس بنیادی شخصیت سے وہ چلے ہوں؟"

"عین نشانے پر ہو تم! ہم تو صدیوں سے یہ کر رہے ہیں۔ سال در سال، بچوں کے گروہ در گروہ اپنی پیدائیش کے دن سے، اپنے ذہنوں سے قدرتی اثاثوں کو مِٹوانے کے بعد، ہمارے ہاتھ ذہنی تربیّت پاتے ہیں۔ بعد میں اُنہیں جو مرضی سمجھاؤ یا دِکھاؤ، کچھ اُن کے ذہن پر اثر نہیں کرتا۔ ہم وہیں کھڑا رہنا چاہتے ہیں، جب سب کچُھ شروع ہُوا تھا۔ نہ تو وقت کی تبدیلی اور نہ ہی کسی قسم کی ترقّی ہم پر

موثّر ہے۔ ہمارے پاس ایسے گروہ ہیں جو سن 1500 پیشِ عیسوی، 003 عیسوی اور 0700 عیسوی کی سوچ میں مقیّد ہیں۔ ہر گروہ اپنے یقین پر پکّا، اور بدلتے وقت کے ساتھ ہر تبدیلی سے مبرّا۔ ہمارا قول ہے کہ – سیکھنا ممنوع ہے، علم تمہارا دشمن ہے!

دونوں سیانے کھانے سے طشتریاں بھر کے واپس لوٹے، اور اُنہیں میز پر رکھ دِیا۔

"میں نے دیکھا کہ تم اسے آگاہی دے رہے تھے،" گتؔ نے تمؔ کو کہا۔

زیرِک – تمؔ نے مجھے مُتشبہ آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کہا، "میں نے کوشش تو کی ہے مگر لگتا ہے کہ یہ اُن سنگ ذہنوں میں سے ہے جن پر ہماری تعلیم کا کوئی اثر نہیں ہوتا! واہ جی واہ، یہ کیا کچھ لے آئے۔"

پھر وہ کچھ ایسے انداز سے اُس پکوان پر حملہ آور ہُوا کہ میں دنگ رہ گیا – کہاں ایک ہندوستانی گرُو اور وہ بیچارے کباب، اور پھر اُس کا کِسی متوقع عمل سے مستی میں سَر ہلانا! میں سوچ رہا تھا کہ وہ 'متوقع عمل' کہیں میری اصلاح تو نہیں تھی۔ اُس کی یلغار سے بچنے کے لئے میں نے اُس سے چند سوال پوُچھنے کا سوچا۔

"کیا تم مجھے کہہ رہے ہو کہ ہر وہ شَے جو ایک انسانی ذہن سوچ سکتا ہے، وہ چند صدیوں پہلے ہی سوچی جا چکی ہیں؟"

اُنھوں نے اقرار میں سر ہلایا، اور کہا، "ہمارے پاس ج اور س–جواب اور سوال–کی ایک فہرست ہے، جہاں ہر موضوع پر تفصیلاً بحث ہے۔ "

"تمہارا کہنا ہے کہ ایک 'سوالوں اور جوابوں کی فہرست'۔ "

"نہیں جی، 'جواب اور سوال'" اس نے کہا تھا۔ "ہمارے پاس سب جواب موجود ہیں، اب یہ تمہارا کام ہے کہ صحیح سوال کرو! " زیرِک-بَ نے ایک پُر شَرَر مسکراہٹ چہرے پر طاری کی۔

"اور اگر کوئی ایسا سوال کرے جو تمہارے جوابات کی حد سے باہر ہو، تو؟"

" کوئی مناسب سوال ایسا نہیں جو ہماری حدوُد سے باہر ہو! "

" ایک فرضی غیر مناسب سوال کے متعلق کیا کہنا ہے ؟"

"وہ تو توہینِ یقین گِنی جائے گی۔۔۔۔اور اُسے کبھی نرمی سے نہیں برتا گیا۔"

ہم دوبارہ خانہ نمبر ایک پر آ گئے تھے۔ایک ریستوران کے کونے میں بیٹھے ان تین خَبُطیوں کی قربت مجھے تشویش کا شکار کر رہی تھی۔

" ٹیکسی کا میٹر چل رہاہے، 6.35 کرونے فی منٹ کے بھاؤ۔ سوچا تمہیں یاد کرا دوں۔ "

"کوئی فرق نہیں پڑتا، ہمارے پاس ویزا آور امریکن ایکسپریس کا کارڈ بھی ہی۔"

"ایک معقول تاریخِ خاتمہ اور کرنسی کے ساتھ۔"

اُنہوں نے پھر اقرار میں سَر ہلایا، لیکن اُن کی شناخت سے متُعَلقّہ ایک عجیب سی بیچینی مجھے پریشان کیا ہُوا تھا۔

"کیا تم سب ایک سادہ سے تجربہ میں حصّہ لو گے؟"

انہوں نے گھبرا کر مجھے دیکھا، اور بھر زیرِک۔ ہم نے کہا"یہ سبق سِکھانا تو ہمارا کام ہے۔"

"نہیں، کوئی ایسی ویسی بات نہیں۔ میں چند سیدھے سادھے سے سوال کرنا چاہتا ہوں۔"

چند لمحوں کی ہچکچاہٹ کے بعد انہوں نے ایک دوسرے کا جائزہ لیا اور پھر افریقی بولا، "ٹھیک ہے۔"

"پہلے اپنی آنکھیں بند کر کے میرے سوال پر توجہ دو، اور بعد میں باری باری جواب دینا۔"

وہ اور متشبہ ہو گئے۔ انہوں نے اپنی اپنی گھڑی اور انگوٹھیاں اتار کر اندر کی جیب میں رکھیں، اپنے کوٹوں کے بٹن بند کئے اور ایک دوسرے کے پاس سِرک گئے۔